ابو سفیان تائب

# اہمیتِ علم

خالق کائنات نے جب انسان کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں نے عرض کیا کہ یا باری تعالیٰ آپ ایک ایسی مخلوق کو پیدا فرماتے ہیں جو زمین میں فتنہ و فساد پھیلائے گی۔ تو اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا!

انی اعلم مالاتعلمون

(جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے)

اور پھر جب خداوند قدوس نے اپنے اسی علم کا ایک جلوہ انسان اوّل ، نبی اوّل ، رسول اوّل اور قیامت تک آنے والے انسانوں کے جد امجد سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ڈالا تو وہی فرشتے جنھوں نے انسان کی تخلیق پر اعتراض کیا تھا اس پیکر علم و عرفان کے سامنے اپنی بات پر شرمندہ ہوئے اور تعظیم کے لئے سجدہ میں گر گئے حقیقت میں یہ تعظیم آدم علیہ السلام کی ذات کی نہ تھی بلکہ اس علم الٰہی کی تعظیم تھی جس کا پرتو سیدنا آدم علیہ السلام پر ڈال دیا گیا تھا۔ بہت سی احادیث میں یہ آیا ہے کہ علم کا سیکھنا عبادت سے بھی افضل ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسا کہ میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ شخص پر۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ شیطان پر ایک فقیہہ ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ علم کا صرف اللہ کے لئے سیکھنا اللہ کے خوف میں داخل ہے اور اس کی طلب یعنی تلاش کیلئے کہیں جانا عبادت ہے اور اس کا یاد کرنا تسبیح ہے۔ اور اسکی تحقیقات میں بحث کرنا جہاد ہے۔ اور اس کا پڑھنا صدقہ ہے اور اس کا اہل پر خرچ کرنا یعنی اہل لوگوں کو علم سکھانا اللہ کی قرب ہے اس لئے کہ علم جائز ناجائز کے پہچاننے کیلئے علامت ہے اور جنت کے راستوں کا نشان ہے۔ وحشت میں جی بہلانے والا ہے اور سفر کا ساتھی ہے۔ تنہائی میں ایک محدث ہے۔ خوشی اور رنج میں دلیل ہے، دشمنوں پر ہتھیار ہے، حق تعالیٰ شانہ علم حاصل کرنے والوں کو بلند مرتبہ کرتا ہے کیونکہ وہ خیر کی طرف بلانے والے ہوتے ہیں اور ایسے امام ہوتے ہیں کہ ان کے نشان قدم پر چلا جائے اور ان کے افعال کا اتباع کیا جائے، انکی رائے کی طرف رجوع کیا جائے، فرشتے ان سے دوستی کرنے کی رغبت کرتے ہیں اپنے پروں کو برکت حاصل کرنے کیلئے یا محبت کے طور پر ان پر ملتے ہیں اور ہر تر اور خشک چیز دنیا کی انکے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کرتی ہے۔ حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں اور جنگل کے درندے اور چوپائے اور زہریلے جانور سانپ تک بھی دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور یہ سب اس لئے کہ علم دلوں کی روشنی ہے آنکھوں کا نور ہے۔ علم کی وجہ سے بندہ امت کے بہترین افراد تک پہنچ جاتا ہے۔ اور دنیا و آخرت کے بلند مرتبوں کو حاصل کر لیتا ہے۔ اس کا مطالعہ روزوں کے برابر ہے۔ اس کا یاد کرنا تہجد کے برابر ہے۔ اسی سے رشتے جوڑے جاتے ہیں اور اسی سے حلال و حرام کی پہچان ہوتی

ہے۔ وہ عمل کا امام ہے اور عمل اس کا تابع ہے۔ سعید لوگوں کو اس کا الہام کیا جاتا ہے اور بدبخت اس سے محروم رہتے ہیں۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ علم بہتر چیز ہے یا دولت؟ آپ نے فرمایا علم دولت سے بہتر ہے۔ اس لئے کہ دولت قارون و فرعون کو ملتی ہے اور علم پیغمبروں کو ملتا ہے۔ انسان کو دولت کی حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ مگر علم انسان کی حفاظت کرتا ہے۔ دولت والے آدمی کے دشمن بہت ہوتے ہیں مگر علم والے آدمی کے دوست! دولت خرچ کرنے سے گھٹتی ہے۔ اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔ دولت مند بخیل اور علم والا سخی ہوتا ہے۔ دولت کو چرایا جا سکتا ہے علم کو چرایا نہیں جا سکتا۔ دولت غرور سکھاتی ہے اور علم حلم سکھاتا ہے۔ دولت کی حد ہوتی ہے لیکن علم لامحدود ہے۔ علم بڑی دولت ہے۔ علم سے نجات ہوتی ہے۔ علم کے آگے مال و دولت کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ ایک محتاج آدمی جو علم کی دولت سے بہرہ ور ہے وہ بے علم بادشاہ سے بہتر ہے۔ ایک آدمی کا علم اور ہزار آدمیوں کی عبادت برابر نہیں ہو سکتی۔ عالم کا ایک دن جاہل کی تمام عمر سے زیادہ ہے۔ جس آدمی میں علم نہیں وہ آدمی نہیں جانور ہے۔ اور جس گھر میں کوئی علم والا نہیں وہ گھر نہیں جانوروں کا ڈربا ہے۔ اور جس ملک میں علم کا رواج نہیں وہ ملک نہیں حیوانات کا جنگل ہے۔

امام غزالی فرماتے ہیں جو شخص علم حاصل کرنے کا خواہاں ہو وہ پہلے یہ طے کر لے کہ آیا تحصیل علم سے اسکا مقصد کیا ہے۔ اگر صرف فخر و نمائش کیلئے پڑھتا ہے تو یاد رہے کہ وہ اپنا ہی دشمن ہے اور اگر علم سے جہالت کا دور کرنا اور دوسروں تک پہنچانا اور خدائے بزرگ و برتر کی رضا جوئی مقصود ہے تو پھر سبحان اللہ۔ حضرت جنید بغدادی کا فرمان ہے کہ علم کی بڑی قیمت ہے اس لئے قیمت لئے بغیر علم کسی کو نہ دیا کرو۔ اس پر لوگوں نے سوال کیا کہ بھلا علم کی قیمت کیا ہے؟ فرمایا کہ اس کا ایسے شخص کے پاس رکھنا جو خوبی کے ساتھ اس کا بار اٹھائے اور باحفاظت رکھے اور اسکو ضائع نہ کرے۔ جو شخص محض دنیا کے لئے علم سیکھتا ہے۔ علم اسکے دل میں جگہ نہیں پکڑتا۔ مخبر صادق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ دنیا میں تمہارے تین باپ ہیں۔ ایک وہ جو تمہاری پیدائش کا سبب ہے۔ دوسرا وہ جس نے اپنی لڑکی تمہارے نکاح میں دی۔ تیسرا وہ جس سے تم نے علم کی دولت حاصل کی اور ان میں بہترین باپ تمہارا استاد ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے "جس نے مجھے ایک حرف کی بھی تعلیم دی ہے۔ اس نے مجھے اپنا غلام بنا لیا۔ جانشین امیر شریعت سید ابومعاویہ ابوذر بخاری مدظلہ کا فرمان ہے کہ صحیح علم تشکیل اخلاق کا ذریعہ ہوتا ہے اور اخلاق حسنہ سے اعمال صالحہ مترتب ہوتے ہیں۔ جو کچھ پڑھا جائے گا۔ جو اصول اور قواعد و ضوابط پڑھے جائیں گے؟ ان سے دل و دماغ میں ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ آدمی اپنے دل و دماغ میں آئندہ جو تعمیر کرنے والا ہے اسکا پیشگی نقشہ علم سے بنتا ہے۔ تو علم ذریعہ ہے۔ اخلاق کے حصول کا۔ اور اخلاق ذریعہ ہیں عمل کے میدان میں کودنے کا۔ علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اس پر عمل بھی ضروری ہے۔ کیونکہ علم بغیر عمل کے نفع نہیں دیتا۔ اور اس بات کا بھی دھیان رہے کہ علم دو دھاری تلوار ہے۔ اس کا مناسب استعمال خیر و برکت اور منفعت کا ذریعہ ہے۔ اور نامناسب استعمال ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔ دنیا میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو ہر حال میں انسان کے لئے مناسب ہو، مگر یہ خاصیت صرف کتابوں میں ہے کہ بچپن، جوانی، بڑھاپے امیری، غریبی اور رنج و خوشی میں یکساں فیض رساں ہیں۔ اس لئے ہر حال میں علم حاصل کرو۔ رئیس و امیر ہوئے تو اور نوچے ہو جاؤ گا

گے، عام آدمی ہوئے تو عزت سے زندہ رہ سکو گے۔ علم دولت سے لاکھوں درجہ بہتر ہے۔ انسان کے دل کا یہ قدیم ترین خیال ہے اور یہ خیال بڑا گہرا، متبرک اور صحیح ہے۔ جذبات انسانی کی اس موج عظیم کو جو مدت سے بہہ رہی ہے۔ قوموں کی ترقی اور تنزلی کے اسباب پر غور وفکر کرنا اور اس امر کا معلوم کرنا کہ باوجود دنیا کی بے ترتیبی ظلم اور تعدی کے ایک شئے ہے جو کبھی نہ بدلے گی، کبھی فنا نہ ہوگی اور ابد تک رہے گی۔ ان باتوں کو جاننے کیلئے ضروری ہے کہ ہم بے خواب راتیں گزار دیں۔ دن کو خوب محنت کریں۔ موجودہ خوشیوں کو نظر انداز کر دیں۔ ہمیشہ ستانے والی غریبی کو برداشت کریں، حوصلہ شکن حالات سے نہ گھبرائیں تو بے شک ہم اپنی زندگی کے مقصد حقیقی کو پالیں گے۔ اس لئے علم کو تادم مرگ عزیز رکھو جس سے مراد یہ ہے کہ عزیز رکھو معصومیت کو، عزیز رکھو چال چلن کی درستی کو، عزیز رکھو اس شئے کو جو دولت مند ہونے کی صورت میں تمہاری دولت کو لوگوں کی نظروں میں عزیز۔ اور غریب ہونے کی صورت میں تمہاری غریبی کو بھی معزز بنا دے اور ان لوگوں کو تم پر ہنسنے سے روکے جن کے سینے نخوت و تکبر سے معمور ہیں۔ عزیز رکھو اس شئے کو جو تمہیں تسلی دے گی اور پختگی بخشے گی۔ جو تکالیف و مشکلات اور مصائب و سائب میں تمہارے لئے سپر ہوگی۔ جو تمہارے لئے تخیل کا دروازہ کھول کر مجالس دنیوی اور محافل امراء سے مستغنی کر دے گی۔ جس سے تم بڑے بڑے مورخوں، بڑے بڑے مصنفوں، بڑے بڑے علماء اور فلاسفروں سے ہم کلام ہو سکو گے اور ممکن ہے کہ کسی دن خود بھی ویسے ہی بن سکو گے اور اس دنیا کی مستلزم الوقوع تکلیفوں، کلفتوں، بے انصافیوں اور ظلم و تعدی کو بھول سکو گے اور تم ظلمت جہالت سے نکل کر نور علم کی حقیقی روشنی میں آجاؤ گے۔ اور تمہارا دل ہمیشہ کیلئے روشن ہو جائے گا۔

سعادت سیادت عبادت ہے علم
بصیرت ہے دولت ہے طاقت ہے علم
علم ہی سے انسان کا ہے بول بالا
علم ہی سے دنیا میں ہر سو اجالا


تائید آسمانی در ردّ قادیانی : مولانا محمد جعفر تھانیسریؒ ــــ ۵ روپے
حضرت حسینؓ کے قاتل کون ؟ مولانا اللہ یار خانؒ ــــ ۵ روپے
ایرانی انقلاب خمینی اور شیعیت مولانا محمد منظور نعمانی ــــ ۴۰ روپے
محدث اعظم ابو حنیفہؒ مولانا محمد یعقوبؒ ــــ ۱۲ روپے

بخاری اکیڈمی، دار بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان